یداللہ علی الجماعۃ

الکشنی جہاد

اور

اُسکے ہتھیار

از

معظم محترم حضرت مولانا محمد منظور صاحب نعمانی مدظلہ

مدیر الفرقان بریلی

جسکو

حسب فرمائش حاجی محمد یونس صاحب دہلوی

محمد وحید الدین قاسمی نے

دلی پرنٹنگ پریس دہلی میں طبع کراکر

دفتر مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند (گلی قاسم جان)، دہلی سے شائع کیا

دو نعرے

پاکستان؟ یعنی ایک مبہم لفظ جس کی باقاعدہ تفسیر اب تک نہ ہو سکی۔ بقول نواب زادہ لیاقت علی خاں۔ ہندوستان کے دو ٹکڑے۔ یعنی جس طرح جنگ ۱۹۱۴ء کے بعد سلطنتِ عثمانیہ کے حصے بخرے کر کے بہت سے ٹکڑے کر دیئے گئے تھے۔ حجاز علیحدہ۔ عراق علیحدہ۔ شام علیحدہ فلسطین علیحدہ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح آج برطانوی سامراج کے ایجنٹ ہندوستان کی تقسیم چاہتے ہیں جس طرح ان بہت سے پاکستانوں پر برطانوی اور فرانسیسی انتداب کے فولادی پنجے آج تک گڑے ہوئے ہیں ہندوستان کے رگ پٹھوں میں بھی برطانوی سامراج کے ٹیڑھے ناخن ہمیشہ گڑے رہیں۔

متحدہ ہندوستان؟ یعنی ہندوستان آزاد ہو۔ ہر ایک ملت اور مذہب آزاد ہو شرعی قانون آزاد ہو۔ تہذیب اور کلچر آزاد ہو۔ ہر ایک صوبہ مکمل آزاد ہو۔ مرکز کو صرف وہ اختیارات حاصل ہوں جو خود صوبے متفقہ طور پر طے کر کے دیں اس صورت میں نہ صرف یہ کہ ہندوستان آزاد ہو گا بلکہ تمام ممالک اسلامی بھی آزاد ہوں گے۔ مکمل ایشیا آزاد ہو گا۔ جس میں متحدہ ہندوستان دنیا کی بہت بڑی طاقت ہو گا۔ مسلمان یہ فیصلہ کریں کیا چاہتے ہیں؟

ہمیشہ غلامی — یا مکمل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الکشنی جہاد اور اُسکے ہتھیار
بے پناہ جھوٹ بہتان بندی غنڈہ گردی
اور فتنہ و فساد

انگریزوں کے ڈیڑھ سو سالہ اقتدار کی نحوست نے مسلمانوں کو جو
ں اور روحانی نقصان پہنچایا ہے اور اخلاقی زوال کے جس درجہ تک
ں کو گرا دیا ہے۔ انفرادی معاملات اور لوگوں کی نجی زندگیوں میں
اس کے نمونے آئے دن ہم دیکھتے ہی رہتے ہیں لیکن اجتماعی طور پر
ں کا سب سے بڑا مظاہرہ شاید الکشنوں کے موقع پر ہوتا ہے
بالخصوص اس الکشن میں ہو رہا ہے جو اس وقت ہمارے سروں پر ہے
فضا کو اپنی پارٹی کے حق میں ہموار کرنے کے لئے بے حساب

جھوٹ بولنا اور پوری قوت سے اُس کو پھیلانا، دوسری پارٹی کے لوگوں کو اور بسا اوقات واجب الاحترام اور صاحب وقار شخصیتوں کو رسوا کرنے اور عوام کی نظروں سے گرانے کے لیے اُن کے خلاف بے تحقیق بلکہ بسا اوقات جان بوجھ کر بے بنیاد تہمتیں تراشنا اور ذلیل سے ذلیل الزامات اُن پر لگانا، اُن کو بے آبرو کرنے کے لیے شیطانی سازشیں کرنا اور غنڈوں اُوباشوں کو اُن کے خلاف ہشکارنا پھر اُن کی بہیمانہ حرکتوں اور وحشیانہ بدتمیزیوں پر خوش ہونا، اور اخباروں میں پڑھ پڑھ اُس سے لذت حاصل کرنا یہ ساری حرکتیں جو ازروئے دین، اکبر کبائر اور انسانیت کے لیے لعنت ہیں، آج مسلمان قوم کے عوام ہی نہیں، بلکہ اُس پڑھے لکھے طبقے کے لیے بھی "شیر مادر" بنی ہوئی ہیں۔ جس کو اس قوم کا دماغ کہا جاسکتا ہے ان شیطانی حرکات کی قباحت اس وقت دلوں سے ایسی نکلی ہوئی ہے اور ان کی ملعونیت کو اس طرح بھلایا گیا ہے کہ نہ ان کے کرنے والوں کا ضمیر ان کے ارتکاب میں کوئی بوجھ اور دکھ محسوس کرتا ہے اور نہ قوم کی رائے عامہ ہی اس سے کراہت و نفرت کرتی ہے فالی اللہ المشتکی۔

کسی قوم کے دینی و روحانی احساسات کی مردگی اور اخلاقی شعور کی موت اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتی ہے ـــــــ اور غضب یہ ہے کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اور جس طرف سے بھی ہو رہا ہے "اسلام" اور "مسلم قوم" کے مفاد کے نام پر ہو رہا ہے اور اس کو "جہاد" کہا جا رہا ہے ـــــــ ہاں ہاں! یہ "جہاد" ہے۔ لیکن جہاد فی سبیل اللہ

نہیں بلکہ فی سبیل الطاغوت :۔ کاش تم دیکھ سکتے کہ تمہارے دلوں کی ڈوریاں اس وقت شیطان کے ہاتھوں میں ہیں۔

الیکشن کے "مجاہدو!" اگر واقعی اسلام سے تمہارا کوئی تعلق ہے، اُسی اسلام سے جس کو لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے، اور آپ کی تعلیمات کو تم درحقیقت برحق اور ذریعہ نجات جانتے ہو، اور اُن تعلیمات کا تم کو تھوڑا بہت اگر کچھ بھی علم ہے تو خدا کے واسطے چند لمحے کے لیے غیض وغضب اور جنون کے جہنم سے نکل کر ٹھنڈے دل سے غور کرو کہ تم جو کچھ اس جوش جنون میں کر رہے ہو، اسلام کی نظر میں وہ سراسر کافرانہ اعمال واطوار ہیں اور خدا و رسول ان کے کرنے والوں سے بری وبیزار ہیں۔

جھوٹ تم الیکشنی اغراض کے لیے بیدریغ جھوٹ بولنے کے روادار ہو اور الیکشنی ضرورتوں و مصلحتوں کے ماتحت بے محابا جھوٹ بولتے، جھوٹ لکھتے، اور جھوٹی خبروں کی اشاعت کرتے ہو، مگر تمہیں معلوم ہے ؟ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی کتاب پاک میں جھوٹ بولنے والوں پر لعنت فرمائی ہے (لعنۃ اللہ علی الکاذبین) قرآن مجید میں جھوٹی باتیں بنانے اور جھوٹ گھڑنے کو کافروں کا خاصہ بتایا گیا ہے۔ ارشاد ہے۔

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ — وہی لوگ جھوٹ گھڑتے ہیں جو اللہ کی آیتوں پر ایمان نہیں رکھتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی جھوٹ بولنے کو منافق کی

خصلت اور نفاق کی علامت تبلایا ہے (اذا حدث کذب)۔ نیز
قرآن مجید میں شرک اور بت پرستی کے ساتھ اور بالکل پہلو بہ پہلو جھوٹ
بولنے کی ممانعت اور مذمت کی گئی ہے۔ گویا کہ وہ شرک و کفر کے قریب
درجہ کا گناہ ہے سورۂ حج میں ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ
اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ ۝

بُت پرستی کی ناپاکی سے اور جھوٹ
سے پرہیز کرو۔

صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے
کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے فرمایا کیا میں سب
سے بڑے گناہ تمھیں تبلاؤں؟ —— ہم نے عرض کیا حضور ضرور
تبلائیں! —— آپ نے فرمایا:۔

الاشراک باللہ و
عقوق الوالدین (وکان
متکئاً فجلس) فقال
الا وقول الزور و
شہادۃ الزور فما زال
یکررھا حتی قلنا لیتہ
سکت۔ (بخاری و مسلم)

اللہ کے ساتھ شرک کرنا اور ماں باپ
کی نافرمانی کرکے انھیں ستانا (راوی
حدیث حضرت ابوبکر کہتے ہیں کہ حضور اس
وقت سہارے سے بیٹھے ہوئے تھے لیکن اتنا
فرمانے کے بعد ایک خاص کیفیت میں سیدھے
ہوکر بیٹھ گئے) اور پھر فرمایا خوب سُن لو اور
جھوٹ بولنا اور جھوٹی گواہی دینا (حضرت
ابوبکر رضہ فرماتے ہیں کہ) اس آخری بات کو
آپ (ایک خاص کیفیت میں) بار بار
دہراتے تھے یہاں تک کہ ہم نے اپنے دل
میں کہا کاش آپ سکوت فرمائیں۔

پھر جھوٹ بولنے والوں کے لئے آخرت میں جو سخت دردناک عذاب
ہے، اور شبِ معراج کی سیر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کو
بچشم خود دیکھ کر بیان فرمایا ہے، وہ صحیح بخاری کے حوالے سے
گزشتہ اشاعت کے انہی صفحات میں نقل کیا جا چکا ہے یعنی
یہ کہ اُن کے کلّوں کو اور ان کی ناکوں اور آنکھوں کو اس طرح
مسلسل اور بار بار چیرا اور پھاڑا جاتا ہے کہ اگر اس دنیا میں کسی
کے ساتھ یہ معاملہ ہوتے ہوئے دیکھا جائے تو یقین ہے کہ دیکھنے
والے چیخ اُٹھیں اور ان کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں والعیاذ باللہ

جھوٹ کی اس ملعونیت اور اس کے اس عذاب کو پیش نظر
رکھ کے اب تم خود سوچو کہ آج کل اپنے اس الیکشنی "جہاد" میں
کتنی غلط باتیں اور کتنے بے تحقیق واقعات تم صبح سے شام
تک لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہو، اس پر غور و فکر کے وقت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی زیر نظر رہے۔

كفى بالمرء كذبًا ان يحدث بكل ما سمع

آدمی کے جھوٹے ہونے کے لیے اتنا کافی ہے کہ وہ جو بات کسی سے سنے (بلا تحقیق) اس کو لوگوں سے بیان کرتا پھرے

اس حدیث کی روشنی میں سوچو کہ صبح سے شام تک تمہاری
الیکشنی باتوں میں جھوٹ کا کتنا حصہ ہوتا ہے، افسوس! آج یہ
بلا اس قدر عام ہے کہ الیکشن سے عملی تعلق رکھنے والا شاید ہی
کوئی اللہ کا بندہ ہو جو جھوٹ کی اس قسم سے بھی محفوظ ہو، ہمارے
اخبارات جن کے متعلق ہر ایک کو نہ صرف یہ کہ معلوم ہے بلکہ اکثروں

کو تو ذاتی تجربہ بھی ہے کہ ان میں بیدریغ جھوٹی چیزیں بھی بھی جاتی ہیں انہی کی ہر قسم کی اطلاعات پر اعتماد کر کے بلا کسی مزید تحقیق کے اپنے مخالفین کے متعلق سب کچھ بیان کرنا ایک ایسی عام عادت ہے، بہت کم اللہ کے بندے ہونگے جو شرعی اصول کے ماتحت اس میں احتیاط برتنے کا لحاظ بھی رکھتے ہوں ـــــ بلکہ مجھے تو معلوم ہوا ہے کہ الیکشن میں کام کرنے والوں کے لئے جو تربیت گاہیں ہماری بعض سیاسی پارٹیوں نے بنائی ہیں اُن میں ورکروں کو خاص طور سے یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ فضا کو اپنی پارٹی کے حق میں ہموار کرنے کے لیے کس کس طرح حسب موقعہ جھوٹ بولیں اور کس انداز سے اُن جھوٹی باتوں کو بیان کریں کہ عوام مخاطبین کو اُن کا یقین ہو جائے۔

اس الیکشنی کذب آفرینی کا نشانہ یہ عاجز راقم سطور خود بھی بن چکا ہے۔ ۲۲ نومبر کے انگریزی روزنامہ "پانیر" میں میرے متعلق یہ اطلاع درج ہے کہ "میں مسلم لیگ سے مستعفی ہو کر جمعیۃ العلماء میں شامل ہو گیا ہوں" ـــــ حالانکہ یہ محض جھوٹ اور افترا ہے میں نہ کبھی مسلم لیگ کا ممبر تھا، نہ میں نے استعفیٰ دیا نہ میں جمعیۃ العلماء کا ممبر ہوں۔

پھر اس جھوٹ اور افترا پردازی کا انتہائی تکلیف دہ اور افسوسناک نمونہ یہ ہے کہ بزرگان دین کے نام پر خواب تک گھڑے جاتے ہیں اور حد یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تک کو اس شیطنت کا ہدف اور نشانہ بنایا جاتا ہے

اسی نومبر ہی میں مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے چند طلبا کا ایک وفد دہلی آیا، اس کے ایک مقرر نے اپنی تقریر میں حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رح کے متعلق بڑی بے باکی سے بیان کیا کہ:۔

مولانا اشرف علی صاحب کو آپ حضرات جانتے ہوں گے وہ ہندوستان کے کتنے بڑے عالم اور مسلمہ بزرگ تھے انھوں نے خواب میں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دربار لگا ہوا ہے صحابہ کرام اور دوسرے بہت سے بزرگ بھی موجود ہیں اور مسٹر جناح بھی ہیں جو حضور کے بالکل قریب گویا پہلو میں بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور ان کے ساتھ بڑے لطف و محبت کا برتاؤ کر رہے ہیں مولانا اشرف علی صاحب کو یہ دیکھ کر تعجب ہوا اور انھوں نے خواب ہی میں حضور سے دریافت کیا کہ حضور والا! یہ شخص تو بڑا بد عمل تھا روزہ نماز کا بھی پابند نہ تھا، پھر آج اس کا یہ درجہ کیوں ہے؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ ہاں بیشک یہ تھا تو بد عمل ہی۔ لیکن ایک وقت میری امت کی کشتی ڈوب رہی تھی تو اسی نے محنت کر کے اس کو ڈوبنے سے بچا لیا، بس اس کے اسی عمل نے اس کو یہ درجہ دلوایا ہے"!

میں خود اس جلسہ میں موجود نہ تھا، مگر متعدد سننے والوں نے مجھ سے اس کو بیان کیا ہے۔ اور پھر میں نے سنا کہ یہ خواب کسی قدر اجمال کے ساتھ اخبارات میں بھی شائع ہو رہا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ خدا کے بندو! اللہ کے جو بندے اس دنیا سے جا چکے ہیں ان کو

تو انہی افترا پردازی کے لیے تختۂ مشق نہ بناؤ اور عالم برزخ میں اُن کی روحوں کو نہ ستاؤ۔ کیا اس شیطانی بازی میں تمہاری جیت اسی پر منحصر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر بھی افترا پردازی کرو۔ آخر شیطنت اور ناخدا ترسی کی بھی تو کوئی حد ہونی چاہیے

وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ۝

بہتان بندی اسی طرح فریق مقابل کے وقار کو گرانے اور عوام کی نظروں میں ان کو بے اعتبار بلکہ ذلیل و خوار کرنے کے لیے بڑے بڑے بہتان اُن پر لگانا اور سنگین سے سنگین الزامات اُن کے خلاف تراشنا اور پروپیگنڈے کے تمام وسائل کے ذریعہ اُن کو اچھالنا اس وقت الیکشن کی گرم بازاری میں کس قدر عام ہو رہا ہے۔ کسی کے متعلق یہ کہدینا کہ یہ ہندوؤں سے روپیہ پاتا ہے، یہ انگریز کا پرانا ایجنٹ ہے، فلاں پارٹی نے ہندوؤں سے دو کروڑ روپیہ لیا ہے، فلاں لیڈر نظام حیدر آباد کی معرفت انگریزوں سے چھ لاکھ روپیہ سالانہ وصول کرتا رہا ہے وغیرہ وغیرہ، آج یہ باتیں کتنی سہل انگاری اور بیباکی سے بولی اور لکھی جا رہی ہیں گویا کہ کبھی ان چیزوں کا محاسبہ ہونا ہی نہیں ہے۔

اللہ کے بندو! الیکشن کے اس عنوان سے تھوڑی دیر کے لیے ہوش میں آکر اللہ کی بات بھی سنو!

مَا يَلْفِظُ مِن قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ

(سورۂ ق ع ۲)

آدمی جو بات بھی بولتا ہے ایک نگراں اس پر مقرر ہے جو اسکی ہر چھوٹی بڑی بات کو محفوظ رکھتا ہے اور اسی کو تیار کردہ ریکارڈ سے حساب ہوگا۔

لا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع والبصر والفؤاد کل اولٰئک کان عنہ مسؤلا ○

(بنی اسرائیل ۵ ہم)

اور جس بات کا تجھے علم نہیں ہے اس کے پیچھے نہ لگ قیامت کے دن کان آنکھ اور دل ان سب سے پوچھ ہوگی۔

والذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بہتانا واثما مبینا ○ (احزاب ۶۷)

اور جو لوگ ایمان والوں کو ایسی باتوں سے متہم کرکے ایذا دیتے ہیں جو انھوں نے نہیں کیں تو انھوں نے بڑے بہتان اور بڑے صریح گناہ کا بوجھ اپنے اوپر اٹھایا ہے۔

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص کسی کے متعلق ایسی بات کہے جو اس میں نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں .... قید کرکے فرمائیں گے کہ تو نے میرے فلاں بندے کے بارے میں جو کہا تھا اب اس کو سچا کرکے دکھا۔" (ترغیب وترہیب للمنذری)

ایک دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص کسی صاحب ایمان پر ایسی تہمت لگائے جس سے فی الواقع وہ بری ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو جہنم کے اس بدترین حصے میں قید کریں گے جہاں جہنمیوں کا پسینہ اور لہو پیپ وغیرہ جمع ہوتا ہوگا۔"

اگر قرآن پاک پر ایمان ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت تمہارے نزدیک اللہ کے سچے رسول اور اس کے صادق ومصدوق نمائندے ہیں، اور قیامت وآخرت، جنت ودوزخ کی خبریں محض افسانے نہیں ہیں، تو پھر اس میں کیا شبہ ہے کہ ذاتی اغراض کے لئے جو لوگ جھوٹ اور بہتان بندی کے ہتھیار اس وقت بیجا طور

کے ساتھ اپنے مخالف افراد یا پارٹیوں کے خلاف استعمال کر رہے ہیں وہ جہنم میں اپنے لیے بہت بُرا ٹھکانا بنا رہے ہیں۔ نوکا نو ادیحلون ہ

غنڈہ گردی

اس الکشنی جہاد میں سب سے زیادہ ناپاک اور خطرناک قسم کا جو ہتھیار استعمال ہونا شروع ہوا ہے وہ فتنہ و فساد اور غنڈہ گردی ہے، ابھی اس کا استعمال جھوٹ اور بہتان بندی وغیرہ کی طرح تو عام نہیں ہوا ہے، لیکن حالات سے اندازہ ہوتا ہے کہ صوبجاتی اسمبلیوں کے الکشن تک (جب کے ابھی کافی دن ہیں) یہ بلا بھی مسلمانوں میں بہت زیادہ عام ہو جائے گی۔

دوسری کئی جگہوں کے فتنہ و فساد اور غنڈہ گردی کی اطلاعات تو اخبارات میں پڑھی تھیں لیکن ۲۰ نومبر کو حضرت مولانا حسین احمد صاحب کی آمد پر یہاں بریلی میں جو کچھ ہوا وہ خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ـــــ یہ واقعہ ہے کہ اگر میں نے بچشم خود اس منظر کو نہ دیکھا ہوتا اور کوئی دوسرا میرے مشاہدہ سے کچھ کم بھی بیان کرتا تو میں اس کو مبالغہ ہی سمجھتا، اور کسی طرح میرا دل یہ باور نہ کر سکتا کہ الکشن لوگوں کو اتنا دیوانہ بھی کر سکتا ہے

الفرقان کے اکثر ناظرین کو معلوم ہوگا کہ اس وقت مسلمانوں کی جن دو پارٹیوں کے درمیان یہ سیاسی جنگ برپا ہے، راقم سطور کا تعلق ان دونوں میں سے کسی ایک سے بھی نہیں ہے، بلکہ اس اصولی اور نظری اختلاف کے علاوہ جو مجھ کو یا مجھ جیسوں کو ان پارٹیوں کے سیاسی مسلکوں سے ہے۔ ابتو اس سلسلہ کی غیر انسانی حرکتوں اور گندگیوں کی وجہ سے بھی طبیعت کو سخت بیزاری ہو گئی ہے بایں ہمہ ۲۰ نومبر کو جبکہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب بریلی تشریف لائے ہیں ذاگرچہ الکشنی

سلسلہ کی کوئی تقریر سُننے سے مجھے مطلق دلچسپی نہ تھی، مگر صرف اس
چیز کا عینی اور مشاہداتی علم حاصل کرنے کے لئے کہ مسلمان اس سیاسی
جنگ میں کس مقام پر آ گئے ہیں، میں جلسہ میں گیا، اور خاص جلسہ گاہ
میں بیٹھنے کے بجائے دور ایک ایسی جگہ پر کھڑا ہوا کہ سب کچھ سن سکوں
اور دیکھ سکوں پھر بدنصیبی نے جو کچھ دکھایا، واقعہ یہ ہے کہ قلم یا زبان
سے اس کو ادا نہیں کیا جا سکتا، مجنونانہ اور وحشیانہ حرکتوں، اوباشانہ
ورزشوں، مغلظ گندی گالیوں، اور بدتمیزی بہیمیت کے عریاں مظاہروں
کا ایک ایسا طوفان تھا کہ جس نے نہیں دیکھا اور اُس کے دل میں اسلام
کی کوئی حس اور خیر و شر کی کوئی تمیز باقی ہو تو وہ اُمت کے دینی و اخلاقی
زوال و انحطاط پر روئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ شہر کے غنڈوں اور اوباشوں
کے علاوہ سیکڑوں کی تعداد میں اچھے خاصے مہذب صورت، کوٹ اور
شیروانیاں پہننے والے، کالجوں کے تعلیم یافتہ، یا اسکولوں کالجوں میں
تعلیم پانے والے جو یقیناً شریفوں ہی کی نسل سے ہوں گے ایسے
پاگل اور اس قدر ذلیل درجہ کے شہدے بنے ہوئے تھے کہ خالص
بازاری اور پیشہ ور غنڈوں سے بھی اس سے زیادہ کی توقع نہیں
کی جا سکتی۔ بدتمیزی اور حیوانیت کا ایک عبرت ناک طوفان اور
ہنگامہ تھا کوئی دور سے جوتا دکھا رہا ہے، کوئی ہاکی اُٹھا رہا ہے کوئی
میا بجا رہا ہے کوئی کسی دکان کے سائبان کا ٹین یا سین بورڈ پیٹ
رہا ہے، کبھی سب ملکر تالیاں بجا رہے ہیں، کبھی جانوروں کی بولیاں
بولی جا رہی ہیں ——— پھر اس ساری غزل کا مقطع یہ تھا کہ جلسہ گاہ کے
اس گرد و سڑک کوٹنے کے لئے پتھروں کے چند ڈھیر لگے ہوئے تھے پہلے تو

جلسہ پر اکا دکا پتھر پھینکے گئے اور کانگریس کے جھنڈے توڑ کر جلسہ میں
اندھیرا کیا گیا اور آخر میں چند ٹولیوں نے ان ڈھیروں پر کھڑے
ہو کر اس قدر بے دردی کے ساتھ بے تحاشا پتھر برسائے کہ اگر یہ
سب پتھر جلسہ پر ہی جا کر گرتے تو حاضرین میں سے شاید کوئی ایک
بھی صحیح سالم نہ رہتا ——— جنون و درندگی کا یہ سارا تماشا میں نے
خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے، بالکل ایسا معلوم ہوتا تھا کہ "مہذب
اور تعلیم یافتہ جینٹلمین صاحبزادوں" کے لباس میں "لایعقل حیوانوں"
کا ایک انبوہ ہے اور بھنگ و چرس آوارہ مستوں کا ایک مجمع ہے جو اپنی
انسانی حیثیت کو بالکل فراموش کر کے حیوانیت و درندگی کا یہ مظاہرہ
کر رہا ہے ——— اس انتخابی جنگ کے سلسلہ میں اس طرح کا
مظاہرہ دیکھنے کا میرے لئے یہ بالکل پہلا موقع تھا، میں اس مشاہدہ
کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ اگر آپس کی اس سیاسی خانہ جنگی نے
چند روز اور طول کھینچا اور قوم کے "بڑوں" اور مقتدر لیڈروں نے
اخلاقی زوال و انحطاط کے اس مسئلہ کو واجبی اہمیت دے کر ذہنی
اصلاح اور اخلاقی اعتدال پیدا کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ
کوششیں نہ کیں اور اس بارہ میں جنبہ داری اور بہر حال اپنوں کی حمایت
کی عادت نہ چھوڑی تو یہ غنڈہ گردی پوری قوم کی طبیعت بن جائے
گی اور پھر برسہا برس کی اسلامی کوششیں بھی اس کو نہ بدل سکیں گی۔
ٹھنڈے دل سے سوچنے کی بات ہے کہ جن ان پڑھ حقیقت ناشناس ہوں
یا اسکولوں کالجوں میں تعلیم پانے والے جن نوخیز اور ناتجربہ کار جذباتی نوجوانوں
کے ذہن کو غلط تربیت دے کر آپ آج مولانا حسین احمد جیسے بزرگوں کی

بے عزتی کرلیتے ہیں (دین و ملت کے لئے جن کی قربانیوں کی شاندار تاریخ بھی ہے) کل ایسا دن بھی آسکتا ہے کہ یہ بگڑی ہوئی ذہنیت کبھی خلاف کے موقع پر خود آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی یا اس سے بدتر برتاؤ کرے۔ یہ سیاست ہے جس میں ہوا کے رخ اور عوام کے جذبات میں تبدیلی کچھ زیادہ بعید نہیں۔ تلک الایام نداولہا بین الناس ؎

دونوں ہی طرف کے ذمہ دار لیڈروں اور عقلمند رہنماؤں کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں اپنی ذمہ داریوں کو محسوس فرمائیں، اگر خدانخواستہ عوام اور نوجوانوں میں فتنہ و فساد کا یہ رجحان آپ کی غفلت سے اسی طرح ترقی کرتا رہا تو یقین کیجئے کہ کوئی بڑی سے بڑی سیاسی اور مادی منفعت بھی اس اخلاقی زوال کی تلافی نہ کرسکے گی۔

ایسے ہنگامی اوقات میں جاہلوں اور ناتجربہ کار نوجوانوں کے جذبات میں ہیجان برپا کردینا اور اس کو جنون تک پہنچا دینا کوئی کمال دانشمندی نہیں ہے۔ ہر ناخدا ترس اور حیالاک آدمی یہ کھیل بڑی آسانی سے کھیل سکتا ہے —— دیوانہ را ہوئے بس است ——
عزم و ہمت اور دانشمندی سے کام لے کر اپنے عوام اور نوجوانوں میں حالات کا صحیح فہم، مضبوط کردار اور مردانہ قوت عمل کے اوصاف آپ نے پیدا کردیئے تو یہ آپ کا کمال اور قوم کی صحیح خدمت ہوگی ؎

نشہ پلا کے گرانا تو سب کو آتا ہے
مزہ تو جب ہے کہ گرتوں کو تھام لے ساقی

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللہ

"تشکر یہ الفرقان" بریلی
بابت ماہ ذی قعدہ و ذی الحجہ ۱۳۶۶ھ

مدیر زمزم کے نام ایک خط

لیگی ذہنیت

گھن لگ گیا!

علی گڑھ سے ایک صاحب جو بی اے ہیں اور ہر وقت مسلم یونیورسٹی کو قریب سے دیکھتے رہتے ہیں اپنے ایک نجی مکتوب میں لکھتے ہیں

مولانا آپ میرے خیالات سے واقف ہی ہیں کہ میں اور میرا سارا خاندان پاکستان کا حامی اور لیگ کی پالیسی کا پیرو ہے مگر چند امور ایسے ہیں جن کا تصور مجھے گھن کی طرح کھائے جا رہا ہے۔ اگر میری بےچینی حد سے نہ بڑھ گئی ہوتی تو میں آپ پر ان کا اظہار کبھی نہ کرتا۔ میں نے ہمیشہ تعلیم یافتہ حضرات کو جاہل عوام پر ترجیح دی ہے کیونکہ علم خواہ وہ کیسا ہی ہو بہر حال جہل پر فوقیت رکھتا ہے۔ لیکن جب سے میں نے یونیورسٹی کے طلبہ کی ۔۔۔۔ گردی دیکھی ہے، علم کے نام سے میری روح کانپنے لگی ہے۔ اللہ میری

بے چینی دور کرے اور مسلم یونیورسٹی کے طلبہ پر رحم فرمائے ان کی حرکتوں کو دیکھ کر تو میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ موجودہ تعلیم انسان کو حیوان اور حیوان کو درندہ بنانے میں خاص کمال رکھتی ہے۔ خدا کی قسم جاہل، ان تعلیم یافتہ حضرات سے ہزار درجہ بہتر رام پور کا شہدہ بھی شریف ہے کہ وہ اپنے آپ کو شریف نہیں سمجھتا، کہاں سے وہ الفاظ لاؤں کہ ان روشن خیالوں کی بیہودگی کا ہلکا سا تصور بھی دماغ میں پیدا ہو جائے، دیکھتا ہوں اور تعلیم پر ہزار ہزار لعنت بھیجتا ہوں، دنیا کی وہ کونسی بدزبانی ہے جو ان کی زبان پر نہ ہو، اُٹھتے بیٹھتے ہر وقت ان کی زبان سے سُن لیجئے، مولوی ..... سوٗر کا بچہ، حرام زادے، جہاں کسی کتے کو دیکھا اور ہنس کر بولے "دیکھنا ذرا مولوی ...... تشریف لے جا رہے ہیں" اور جب سے الیکشن کے سلسلے میں انھوں نے باہر قدم نکالا ہے زمین تھرا اٹھی ہے۔

خدا اور مولویت

ابھی ایک اقتباس اور بھی ملاحظہ ہو:-

"خفا نہ ہوں، میری دعا ہے کہ پاکستان جلد

قائم ہو مگر میرا خیال ہے کہ پاکستان قائم ہونے سے پہلے خدا نہ کرے، اسلام کا گورستان بننے والا ہے مسلم یونیورسٹی میں غالب اکثریت کمیونسٹوں کی ہے مگر ایسے کمیونسٹ نہیں جو زبان سے بھی اقرار کریں بلکہ ایسے دشمن خدا جو آج کل سب سے زیادہ خدا کا نام لے رہے ہیں! گزشتہ ہفتہ یونیورسٹی کے ایک ہونہار نے میری موجودگی میں ایک صاحب سے کہا، مولویت کو ختم کئے بغیر خدا ختم نہیں ہوگا دوسرے نے کہا بھئی خدا بھی بہت ہی سخت جان لگا، مگر اب ہمیں پچھاڑنے کا موقعہ مل گیا ہے، یہ بھی کبھی بار سنا ہماری جنگ نہ مولوی سے نہ مالوی سے، ہماری جنگ تو خدا سے ہے ایک صاحب نے یونیورسٹی سے قادیان کو لمبا چوڑا خط لکھا ہے کہ علما سو کی مذمت میں اسلامی لٹریچر میں جو کچھ بھی نظر سے گزرا ہو خصوصاً صدیقیں اور بزرگوں کے اقوال وہ سب جمع کر کے بہت جلد ارسال کر دیجئے، یہ انتخابات کا وقت ہے مولویوں کو ختم کرنے کے لئے آپ ہمارا ہاتھ بٹائیے فلاں احمدی صاحب جو یہاں تعلیم پا رہے ہیں انکا سفارش نامہ بھی منسلک ہے غرض کیا کیا لکھوں جی چاہتا ہوں کہ خودکشی کر لوں، یا ان ...... کا نام و نشان مٹا دوں آپ کو پاکستان پر غصہ ہے مجھے مسلمانوں پر کہ خدا نے اس مخلوق کو کیوں پیدا کیا ......، انا للہ وانا الیہ راجعون

یہ سطور ہمارے تبصرے سے بے نیاز ہیں! (منقول از اخبار زمزم لاہور مورخہ ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء)

مسلم ووٹروں کی خدمت میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی مدظلہ کا

مکتوب گرامی

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
مزاج شریف۔ آپکو معلوم ہوگا (اور اگر معلوم نہ ہو تو تحقیق کرنے اور ہمارے پمفلٹوں کے دیکھنے سے معلوم ہو جائے گا) کہ مسلم لیگ صرف نام کی جماعت ہے اور اسکے دعوے صرف زبانی دعوے ہیں۔ کام اور حقیقت ایک سے بہت دور ہیں۔ دین اور مذہب سے اسکو لگاؤ نہیں۔ اس پر قبضہ سرمایہ داروں، اور خود غرض نوابوں، راجاؤں، سروں، خان بہادروں، خان صاحبوں، تعلقداروں اور بڑے بڑے زمینداروں کا ہے۔ جن کا نصب العین ہمیشہ حکومت برطانیہ اور اسکے حکام کی خوشنودی اور انکے یہاں جاہ اور عہدہ طلبی رہا ہے۔ نہ ان کو مسلمانوں کے عوام اور غریب طبقوں سے واسطہ رہتا ہے اور نہ انکو ایسے لوگوں سے حقیقی ہمدردی ہوتی ہے۔ مذہب اسلام اور اس کے احکام پر عمل کرنے سے وہ اسی طرح کتراتے ہیں جس طرح بکری بھیڑیے سے اور ظلمت انوار و روشنی سے۔ زبان پر تو مذہب اور اسلام کے ترانے ہیں۔ مگر انکی عملی زندگی اور صورت و سیرت اس کے بالکل خلاف اور اسکی تکذیب کرنے والے ہیں۔ اسکی حمایت میں نہایت پرزور تقریریں اور تحریریں کرتے ہیں مگر خط وکتابت اور بول چال انگریزی زبان میں ہے۔

(۱) انھوں نے اسمبلی میں شریعت بل کو مکمل طور سے اسمبلی کے آخر وقت تک پاس نہ ہونے دیا بلکہ ایسی قیود لگادیں کہ وہ بالکل ناکارہ اور بے روح ہوگیا۔ (دیکھو اسمبلی رپورٹ ۳۵ سنہ ۱۹۳۷ء - ۱۴ سنہ ۱۹۴۱ء)

(۲) گورنمنٹ کے اصرار پر فسخ بل جس صورت میں پاس ہوا یعنی یہ کہ اس میں سے مسلم حاکم کی دفعہ نکالدی گئی تھی - اس کے تدارک کے لئے جو قاضی بل پیش کیا یہ ہی نہیں کہ اسکے پاس کرانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اسکی مخالفت کرکے نامنظور کرادیا (دیکھو اسمبلی کی رپورٹ ۳۹ سنہ ۱۹۴۲ء)

(۳) انھوں نے قاضی بل کو جس سے خلع بل کے مذکورہ بالا نقصان کی تلافی ہوسکتی تھی نیز مسلمانوں کو اپنے پرسنل لا اور خصوصی احکام شرعیہ میں بہت سی سہولتیں اور کامیابیاں ہوجاتیں اخیر وقت تک پاس نہ ہونے دیا جسکی وجہ محض یہ خیال تھا کہ علماء کا اقتدار ہوجائیگا۔ (اسمبلی رپورٹ ۱۵ اپریل سنہ ۱۹۴۵ء)

(۴) انھوں نے پانچ سو علماء کے فتوے کے خلاف آرمی بل حکومت سے ملکر پاس کرادیا۔ (دیکھو انڈین اینول رجسٹر سنہ ۱۹۳۸ء جلد دوم صفحہ ۲۴۷ مورخہ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۳۸ء)

(۵) انھوں نے مسجد شہید گنج کے معاملہ کو پنجاب سے کلکتہ لیجاکر ہمیشہ کے لئے دریائے ہگلی میں ڈبودیا (تاریخ مسلم لیگ صفحہ ۴۰)

(۶) انھوں نے سنہ ۱۹۱۲ء میں ایکٹ سول میرج کی ترمیم کی تائید کرتے ہوئے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں باہم شادی بیاہ کی انتہائی کوشش کی حالانکہ انھیں اقرار تھا کہ یہ قانون بنوانا قرآنی حکم کی مخالفت ہے

(گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ شعبہ قانون سازی صفحہ ۱۲۰ سنہ ۱۹۱۰ء)

(۷) انھوں نے موٹر ڈرائیوروں پر لائسنس کی سخت شرائط میں گورنمنٹ سے نافذ کرادیا جس سے غریب ڈرائیوروں کے لئے سخت مشکلات کا

ناہوگیا (رپورٹ مرکزی اسمبلی ۱۹۳۸ء)

(۸) انھوں نے ۱۹۱۶ء میں لکھنؤ پیکٹ کرکے صوبہ بنگال اور پنجاب کی مسلم
ریت کو اقلیت میں تبدیل کردیا (روشن مستقبل صفحہ ۲۵۷ اور لیگ و زعما لیگ کی سیاسی غلطیاں)

(۹) انھوں نے ۱۹۳۱ء میں راؤنڈ ٹیبل روم میں جاکر یورپین ایسوسی ایشن اور
ہندوستانی عیسائیوں وغیرہ سے ساز باز کرکے مسلمانوں سے غداری کی اور پنجاب
بنگال کیلئے آئینی اقلیت اور دیگر ایسے امور پر جو کہ نہ صرف مرکزی دستوری کمیٹی سے
کے خلاف تھے بلکہ ہندوستانی غلامی کی جڑیں مضبوط کرنیوالے بھی تھے ان پر
خط کردیئے (روزنامہ انقلاب ۹ فروری ۱۹۳۲ء اور لیگ و زعما لیگ کی سیاسی غلطیاں)

(۱۰) انھوں نے ۱۹۳۳ء میں کمیونل اوارڈ فرقہ وارانہ فیصلہ تسلیم کرلیا
کی بنا پر بنگال کے مسلمانوں کو جو کہ ۵۳ فیصدی تھے ۴۷½ فیصدی اور
پنجاب کے مسلمانوں کو جو کہ ۵۵ یا ۵۰ فیصدی تھے ۴۹ فیصدی نشستیں ملیں
ہندوؤں اور عیسائیوں کو انکے حقوق سے کئی گنا زیادہ ۱۳ سیٹیں مل گئیں۔
(تاریخ مسلم لیگ صفحہ ۴۲۰ روشن مستقبل صفحہ ۴۲۱ تا ۴۲۲)

(۱۱) ۱۹۳۵ء میں شہید قوم عبدالقیوم مرحوم کو جبکہ پھانسی دیکر جیل والوں
بلا نماز جنازہ پڑھے ہوئے اندھیرے میں علی الصباح دفن کردیا تھا اور یہ
مسلمانان کراچی کو پہونچی جو کہ لاش ملنے کے منتظر تھے تو انھوں نے قبر کھود کر لاش
عیدگاہ میں نماز جنازہ پڑھنے کے لئے لیجانا چاہا پولیس اور حکام نے حراست
مسلمانوں نے اپنا مذہبی فریضہ جان کر پولیس نے حکام کو نہ مانا پولیس نے
کرنل بالا کو گولی چلوادی جس سے ۴۷ مسلمان شہید اور ایک سو سے زیادہ زخمی
اس پر مرکزی اسمبلی میں تحریک التوا پیش کی گئی جو کہ ۶۹/۷۰ آراء کی اکثریت سے
پاس ہوگئی اور حکام کراچی مجرم اور مستحق سزا قرار دیئے گئے۔ مگر مسٹر جناح

نے جو کہ لیگ کے نہایت سر برآوردہ رکن ہیں گورنمنٹ کی طرفداری میں ایڑی سے چوٹی تک زور لگا کر نہایت طویل اور مہمل تقریر کی اور حکام کراچی کو بے قصور قرار دیتے ہوئے فتنۂ اجلاک کو ختم کر دیا۔ اس خدمت کو انجام دینے کی بعدہی انکو سر کا خطاب گورنمنٹ سے عطا کیا گیا۔
(ریپورٹ کونسل آف اسٹیٹ ۱۰ اپریل ۱۹۳۵ء)

(۱۲) انھوں نے محافظین مذہب اور علماء دین کیخلاف انکو اقتدار اور قبولیت کے تلف کے لئے نہایت شرمناک اور تہذیب سوز پروپگنڈہ کیا اور اس پر کامیابی پر اپنی تقریروں اور تحریروں میں فخر کیا کہ ہم نے علماء کے اقتدار کو ختم کر دیا ہے جس کا صریح اور لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مذہبیت مسلمانوں سے مٹ جائے اور لامذہبیت اور الحاد کا دور دورہ تمام ہندوستانی مسلمانوں میں قائم ہو جائے۔

(۱۳) انھوں نے صوبہ بنگال میں ۱۹۴۴ء میں قحط ڈلوایا جسکی بنا پر پینتیس لاکھ سے زیادہ انسان بھوک کی وجہ سے مر گئے جنمیں اکثر مسلمان تھے۔ (کلکتہ یونیورسٹی کی رپورٹ مدینہ نامہ انصاری دہلی ۲ جولائی ۱۹۴۴ء ریپورٹ قحط بنگال رائل کمیشن)

(۱۴) انھوں نے اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو کنٹریکٹ کے ذریعہ ٹھیکے دے کر عام خلقت کو انتہائی افلاس اور گرسنگی میں مبتلا کر دیا۔ ہر جگہ رشوت کا بازار انتہائی درجہ گرم ہو گیا۔ (روزنامہ اجمل بمبئی ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء)

(۱۵) ۱۹۳۷ء میں حکومت نے سرحدی قبائل پر ہوائی جہازوں سے سات ہزار بم گرائے۔ سرکاری ممبر نے اسمبلی میں اسکا خود اقرار کر لیا۔ اس پر مسٹر ستیہ مورتی نے احتجاج کرتے ہوئے تحریک التوا پیش کی مگر ان لیگیوں نے اس بات کو جانتے ہوئے بھی کہ یہ لوگ جن پر بم گرائے گئے ہیں خالص مسلمان ہیں حکومت کیخلاف ایک حرف بھی زبان سے نہ نکالا۔ (ریپورٹ مرکزی اسمبلی ۱۹۳۷ء)

(۱۶) اقلیت والے صوبوں کے متعلق کانگریس کے مظالم کا انھوں نے ڈھنڈورا پیٹا، پیرپور رپورٹ تیار کی گئی تقریروں اور تحریروں سے شعلہ بار گیس پھینکا گیا۔

بابو راجندر پرشاد صدر کانگریس نے چیف جسٹس کے ذریعے اور پنڈت جواہر لال نہرو نے سانحہ مواقع پر چلنے کے ذریعے اور مولانا ابوالکلام آزاد نے فیڈرل کورٹ کے ججوں کے ذریعے سے تحقیقات کا چیلنج دیا لوہا کو ٹھکرا دیا اور رائل کمیشن کا مطالبہ حکومت سے کیا جس پر بعض گورنروں نے ہمدردی ظاہر کی مظالم کے پائے جانیکا ہی صوبوں میں انکار کر دیا۔ اور وائسرائے نے رائل کمیشن کے مطالبہ کو مسترد کر دیا۔
(روشن مستقبل صفحہ ۳۳۴، مدینہ بجنور ۲۱ / ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء)
مگر لیگ کو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ حکومت کے خلاف ڈائرکٹ ایکشن لیا جاتا یا کم از کم پارلیمنٹ کی طرف سے پروٹسٹ ہی کیا جاتا۔

(۱۷) انھوں نے سارداایکٹ جیسا منحوس قانون مسلمانوں پر مسلط کیا ورنہ مسٹر ہرباس شاردا نے فقط ہندوؤں کے لئے یہ قانون بنوانا چاہا تھا مگر ان لوگوں نے مسلمانوں پر بھی مسلط کر دیا۔ جمعیۃ نے ایڑی سے چوٹی تک زور لگایا کہ مسلمانوں کو اس سے مستثنیٰ کر دیا جائے۔ یہ مذہب اسلام کے خلاف ہے اور اس کو پاس کرنا مداخلت فی الدین ہے مگر ایک بھی نہ سنی گئی جمعیۃ نے زیر سرکردگی مولانا محمد علی مرحوم ایک وفد بھی وائسرائے کے پاس بھیجا اور مولانا محمد علی مرحوم نے اس وفد کا ایک ایڈریس بھی پیش کیا۔ آخر میں مولانا احمد سعید صاحب نے گورنر سے گفتگو کی اور مجبور کیا کہ وہ اپنے ویٹو سے اس کو پاس نہ ہونے دے۔ مگر مسلمان مستثنیٰ نہیں کئے گئے۔ (انیولی رجسٹر ۱۹۲۹ء نیز مدینہ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

(۱۸) فلسطین کے مظالم پر جبکہ ۲۳ / اگست ۱۹۳۷ء میں مسٹر غیاث الدین نے تحریک التوا پیش کی تو انھوں نے ذرا بھی لب کشائی نہیں کی اور تمام لیگ پارٹی ساکت رہی۔ بالآخر تحریک التوا کی وائسرائے نے اجازت نہ دی (رپورٹ مرکزی اسمبلی ۱۹۳۷ء)

(۱۹) بلوچستان، صوبہ سرحد، آسام کے ان علاقوں کی نسبت جنہیں دستوری اصلاحات نافذ نہیں ہیں مسٹر جوشی نے اصلاحات کے نفاذ کا بل ۲۸ / فروری ۱۹۳۶ء پیش کیا جس سے مسلمانوں کو زیادہ فائدہ پہونچتا تھا۔ مگر انھوں نے حمایت نہ کی۔ بل اگرچہ اکثریت سے پاس ہوا مگر آج تک عملی صورت ظاہر نہ ہوئی (رپورٹ اسمبلی ۱۹۳۶ء)

(۲۰) انھوں نے لوہنگ بل میں حکومت کا ساتھ دیکر زنجبار کے ہندوستانی تاجروں اور مسلمان عرب کاشتکاروں کو سخت نقصان پہونچایا اور وہاں کے انگریز تاجروں کو بہت نفع پہونچایا۔ (رپورٹ مرکزی اسمبلی ۲۳ / اگست ۱۹۳۷ء)
یہ اور ایسے بہت سے امور ہیں جو کہ بتلا رہے ہیں کہ لیگ کی پالیسی نہایت ہی غلط

ہے اور اسکی رہنمائی بالکل گمراہی کیطرف لیجانیوالی ہے نہ وہ مذہبی امور میں قابل اعتبار ہے
اور نہ سیاسی میدان میں لائق اعتماد ہے۔ ایسی لیگ کسی مسلمان کیلئے جو ادنیٰ عقل اور غیرت
اور دیانت رکھتا ہو درست نہیں ہے کہ لیگ کی کسی قسم کی بھی اعانت اور امداد کرے یا کسی لیگی
کو ووٹ دے۔ خصوصاً جبکہ اس قسم کی غلط کاریاں اور بے دینیاں کرنے کے باوجود لیگ
یہ بھی دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کی واحد نمائندہ ہے۔ اس کے سوا کوئی پارٹی بھی خواہ
جمعیۃ العلماء ہو یا احرار، مجلس مجلس ہو یا انڈیپنڈنٹ پارٹی بہار، آل انڈیا مومن کانفرنس
ہو یا خدائی خدمتگار۔ کرشک پرجا پارٹی ہو یا امارت شرعیہ بہار۔ نان پارٹی نیشنلسٹ
ہوں یا یونینسٹ مسلمان پنجاب۔ ان کا کوئی مطالبہ مسلمانوں کا مطالبہ نہیں ہے نہ
گورنمنٹ کو انکی طرف آنکھ اٹھانا چاہئے اور نہ کانگریس وغیرہ کو ان سے بات چیت کرنی چاہئے
انہی بداعمالیوں اور بے دینیوں سے مجبور ہو کر مسلمان پارٹیوں نے جمع ہو کر لیگ
کے خلاف مسلم بورڈ بنایا ہے جس کے اغراض و مقاصد اس کے مینی فسٹو اور پروگرام سے بخوبی
ظاہر ہیں اور عنقریب آپ کے ملاحظہ سے گذریں گے۔

ان تمام مسلم پارٹیوں کے ممبران اور نمائندے وہ لوگ ہیں جو سالہا سال سے آزادی ہند
اور خدمت اسلام میں سر بکف چلے آتے ہیں، سیکڑوں قربانیاں کر چکے ہیں اور بے دھڑک تحریکات
ملکیہ اور مذہبیہ کے میدان میں کود چکے ہیں اور آیندہ کے لئے تیار ہیں۔ وہ مثل ممبران و مدعیان
لیگ عافیت کوش اور راحت و آرام کے گدوں اور حکومت کی کرسیوں اور عہدوں
کے گرد اگرد طواف کرنے والے نہیں ہیں۔ وہ قول اور فعل کے سچے ہیں۔ اسلئے ہر مسلمان کو
چاہئے کہ مسلم پارلیمنٹری بورڈ کے نمائندوں کو ہی ووٹ دے۔ اور ان ہی پر اعتماد کرے۔ لیگی
زعماء برطانویوں کے شاگرد رشید اور ان ہی کی طرح جھوٹ بولنے والے اور وعدہ خلاف
اور خود غرض ہیں۔ انھوں نے سنہ ۱۹۳۶ء میں جمعیۃ العلماء کو محض تعاون و وعدوں .... سے
اپنے ساتھ ملایا اور جب انکی امداد و اعانت سے اتنی کامیابی ہو گئی جس سے ان کی مردہ لیگ زندہ
ہو گئی تو تمام عہدوں کو توڑ دیا اور جب احتجاج کیا گیا تو یہ کہکر ٹال دیا گیا کہ وہ پولیٹکل وعدے تھے
ان کے وعدے کا اعتبار نہ کرنا چاہئے اور نہ انکے سبز باغ کے دھوکہ میں آنا چاہئے
قابل اعتماد صرف جمعیۃ العلماء اور اس کے شرکاء کار رہیں۔ انہی کی خدمتیں بے لوث اور
مخلصانہ ہیں اور وہی سچے رہنما اور حقیقی خیر خواہ ہیں۔ انہیں کی تاریخ مردانگی اور جرأت
اور قربانیوں اور جانبازیوں سے بھری ہوئی ہے۔ انہیں پر اعتماد کیجئے اور انہیں کے امیدواروں
کو ووٹ دیجئے۔

ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہ